2188
۳/۲۹

1023

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ہے کہ میری ایک بچی تھوڑی ذہنی معذور ہے، باقی بچے الحمد للہ ٹھیک ہیں، وہ الفاظ بہت کم بولتی ہے اور اشاروں سے اپنی بات سمجھاتی ہے، ان کو اپنے اچھے اور برے کی بھی خاص تمیز نہیں ہے۔ مسئلہ یہ معلوم کرنا ہے کہ اس طرح کی بچیوں کے ہم اپریشن کرواسکتے ہیں کہ ان کو PERIODS نہ آئیں۔

وہ واش روم بھی جاتی ہے تو بعض مرتبہ سب گھندا چھوڑ آتی ہے، بعض مرتبہ کپڑے بھی گندگی کی وجہ سے خراب ہوجاتے ہیں، مجھے کہیں جانا ہوتا ہے اور ہیں بھی انکا بہت دھیان رکھنا پڑتا ہے، گھر میں ان کا بھائی بھی ان کے برابر ہیں، یہ بڑی ہورہی ہے، ماشاءاللہ ۱۰ سال کی ہوجائے گی، بڑی ہونے کی علامات بھی ان کے اندر محسوس ہورہی ہیں، اگر ان کو ماہواری آگئی تو مجھے ان کو سنبھالنا مشکل ہوجائے گا کیونکہ انھیں کسی بات کی تمیز نہیں ہے، بعض اوقات یہ گھر میں بھی اپنے کپڑے اتار دیتی ہیں، یا سب کے سامنے کپڑے تبدیل کرنے لگتی ہے، بہت سمجھاتے ہیں کمرے میں لیکر بھی جاتے ہیں لیکن پھر بھی اس طرح کی حرکتیں کرنے لگتی ہیں تو مجھے انہیں سمبھالنا مشکل ہوجاتا ہے۔

برائے کرم مفتی صاحب آپ خود بتائے میں کیا کروں؟ ڈاکٹر سے معلوم کیا تو انھوں نے کہا ان بچیوں کی شادی کرنا تو مشکل ہے، آپ آپریشن کروالیں، ماہواری کی مدت بھی ساتھ دن ہوتی ہے۔ اللہ تعالی سے مدد مانگتی ہوں، پلیز آپ بھی مجھے میرے خط کو پڑھ کر ضرور بتائے گا، اس کا واضح حل کیا ہونا چاہیے۔

سائلہ بمعرفت مولانا مفتی محمد صفوان صاحب۔

دارالافتاء جامعہ اشرفیہ سکھر۔

۰۳۳۳۷۱۶۸۳۲۶

دارالافتاء
فتوی نمبر ۲۵۳۶/۳۰

(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا ومصليا

اس کے متعلق کتبِ فقہ میں تلاش بسیار کے باوجود صریح جزئیہ تو نہیں مل سکا، البتہ رحم نکلوانے کی ممانعت قطعِ نسل کی وجہ سے معلوم ہوتی ہے اور سوال میں بچی کی جو ذہنی کیفیت لکھی ہے کہ اس کے نکاح کی بالکل امید نہیں تو اس صورت میں قطعِ نسل کی علت مذکورہ ذہنی معذور بچی میں نہیں پائی جارہی، لہٰذا جب مذکورہ بچی کو ماہواری آنے لگے اور خون روکنے کی حتی الامکان عارضی تدابیر اختیار کرنے کے باوجود حیض کا خون نہ رُکے اور اس کی وجہ سے گھر والوں کو شدید اذیت بار بار لاحق ہوتی ہو تو ایسی مجبوری کی صورت میں مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ رحم نکالنے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے:

۱) آئندہ اس بچی کے ذہنی توازن درست ہونے کی امید نہ ہو اور نہ ہی اس بچی کے نکاح کی امید ہو۔

۲) رحم نکلوانے سے مقصود قطعِ نسل نہ ہو، بلکہ محض اذیت وتکلیف سے بچنا مقصود ہو۔

۳) آپریشن سے اس کی زندگی کو خطرہ نہ ہو۔

۴) آپریشن لیڈی ڈاکٹر ہی سے کروایا جائے۔ (ماخذہ تبویب: ۵۶/۷۵۳)

«غمز عيون البصائر في شرح الأشباه والنظائر» (١/ ٢٧٧):

«ضرورة وحاجة ومنفعة وزينة وفضول. فالضرورة بلوغه حدا إن لم يتناول الممنوع هلك إذا قاربه، وهذا يبيح تناول الحرام. والحاجة كالجائع الذي لو لم يجد ما يأكله لم يهلك غير أنه يكون في جهد ومشقة وهذا لا يبيح الحرام، ويبيح الفطر في الصوم»

«رد المحتار ط الحلبي» (٣/ ١٧٦):

«[تنبيه] أخذ في النهر من هذا ومما قدمه الشارح عن الخانية والكمال أنه يجوز لها سد فم رحمها كما تفعله النساء مخالفا لما بحثه في البحر من أنه ينبغي أن يكون حراما بغير إذن الزوج قياسا على عزله بغير إذنها. قلت: لكن في البزازية أن له منع امرأته عن العزل. اهـ نعم النظر إلى فساد الزمان يفيد الجواز من الجانبين. فما في البحر مبني على ما هو أصل المذهب، وما في النهر على ما قاله المشايخ والله الموفق»

«فتح الباري» لابن حجر (٩/ ٣١٠ ط السلفية):

«وينتزع من حكم العزل حكم معالجة المرأة إسقاط النطفة قبل نفخ الروح فمن قال بالمنع هناك ففي هذه أولى ومن قال بالجواز يمكن أن يلتحق به هذا ويمكن أن يفرق بأنه أشد لأن العزل لم يقع فيه تعاطي السبب ومعالجة السقط تقع بعد تعاطي السبب ويلتحق بهذه المسألة تعاطي المرأة ما يقطع الحبل من أصله وقد أفتى بعض متأخري الشافعية بالمنع وهو مشكل على قولهم بإباحة العزل مطلقا والله أعلم»

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

(جاری ہے)

856

«عمدة القاري شرح صحيح البخاري» (٢٠/ ٧١):

«قوله: (عن ذلك) أي: عن الاستخصاء، فدل على أنه حرام في الآدمي صغيرا كان أو كبيرا، لأن فيه تغيير خلق الله تعالى، **ولما فيه من قطع النسل**»

والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب

بنده لقمان عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

١٧/ربیع الآخر/١٤٤٥

٢/نومبر/٢٠٢٣

الجواب صحیح

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

١٧-٤-١٤٤٥ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

خلیل احمد

١٩-٤-١٤٤٥ھ

الجواب صحیح

بندہ محمود اشرف عفی عنہ

١٩/٤/١٤٤٥ھ